مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک شخص زعیم الحق جو کہ غیر شادی شدہ تھا، تیس سال کی عمر میں ۱۳ مئی ۲۰۲۲ کو وفات پا گیا ہے، ان کے ورثاء میں باپ، دو بھائی اور دو بہنیں ہی ہیں، مرحوم نے ترکہ میں مختلف بینکوں میں رقم تقریبا تین لاکھ روپے نقد ایک موٹر سائیکل، موبائل فون کمپیوٹر، چھوٹی موٹی چیزیں سرکاری ملازمت سے بھی واجبات ملنے ہیں پینشن پیپر میں اس نے والد کا نام لکھا ہوا ہے، انشورنس پیپر میں بھی اپنے والد کا نام لکھا ہوا ہے، والد کی طرف سے تقریبا ۳ مرلے کا پلاٹ متوفی کے نام رجسٹری کروائی ہوئی ہے، جو تا حال خالی ہے، متوفی سے اس کے والد نے تقریبا تین لاکھ روپے قرض بھی لیا ہوا ہے۔ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ جو کچھ میت نے منقولہ، غیر منقولہ مال و جائیداد، سونا، چاندی، نقدی، برتن، کپڑے، چھوٹا بڑا گھریلو ساز و سامان وغیرہ اور وہ قرضہ جو مرحوم نے کسی سے لینا ہو، چھوڑا ہے، وہ سب کا سب میت کا ترکہ شمار ہوگا۔ اس میں سب سے پہلے میت کے کفن دفن کا خرچہ نکالا جائے گا اگر کسی نے تبرعا ادا کر دیا ہو تو الگ بات ہے، پھر اگر میت کے ذمہ کوئی قرض واجب الادا ہے، تو اس کو ادا کیا جائے گا۔ اگرچہ سارا مال ہی اس میں چلا جائے۔ اس کے بعد بقیہ ترکہ میں سے اگر میت کی طرف سے کوئی جائز وصیت غیر وارث کے لیے کی گئی ہو تو وہ بقیہ مال کے ایک تہائی تک نافذ العمل ہوگی۔ اس کے بعد جو حلال مال بچے وہ شرعی ورثاء میں شریعت کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں اگر مرحوم کی وفات کے وقت ان کے ورثاء میں صرف والد، دو بھائی اور دو بہنیں ہی زندہ تھیں، تو مرحوم کا سارا مال (حقوق ثلاثہ کی ادائیگی کے بعد) ان کے والد کو ملے

گا، کیونکہ والد عصبہ ہے۔ (عصبہ وہ ہوتا ہے جو سارا مال لے جائے)۔ یاد رہے کہ والد کے ہوتے ہوئے میت کے بہن اور بھائیوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

2۔ یاد رہے انشورنس سے ملنے والا پیسہ جو اصل رقم کے علاوہ ہے، وہ ناجائز اور حرام ہے، اس کو بغیر ثواب کی نیت کسی فقیر کو دے دیا جائے۔

3۔ مرحوم کے والد نے جو قرض مرحوم سے لیا تھا، وہ بھی مرحوم کے والد کو ہی ملے گا۔

4۔ وہ پلاٹ جو والد نے مرحوم بیٹے کے نام رجسٹری کروایا تھا، وہ بھی والد کو ہی ملے گا۔

١. ثم يقسم الباقي بين ورثته بالكتاب والسنة وإجماع الأمة تحت قوله: والإرث حق قابل للتجزي يثبت لمستحق بعد موت من كان له ذلک القرابة ... حقيقةً وحكمًا۔ (السراجي في الميراث ٥)

٢. ويسقط بنو الأعيان وبهم الإخوة والأخوات لأب وأم بالابن وابنه وإن سفل، وبالأب اتفاقًا وبالجد عند أبي حنيفة رحمه الله۔ (الدر المختار مع تنوير الأبصار / كتاب الفرائض ١٠ر٥٣٠ زكريا)

٣.رجل دفع على فقير من المال الحرام شيئًا يرجو به الثواب يكفر۔ ولو علم الفقير بذلک، فدعا له وأمن المعطي كفرا جميعًا ... ينبغي أن يكون كذلک لو كان المؤمن أجنبيًا غير المعطي والقابض وكثير من الناس عنه غافلون، ومن الجهال فيه واقعون۔ قلت: الدفع إلى الفقير غير قيد؛ بل مثله فيما ظهر، لو بنىٰ من الحرام بعينه مسجدًا ونحوه مما يرجو به التقرب؛ لأن العلة رجاء الثواب فيما فيه العقاب، ولا يكون ذلک إلا باعتقاد حله ... أي مع رجاء الثواب الناشئ عن استحلاله، كما مر، فافهم الخ۔ (رد المحتار ٢ر٢٩٢ كراچی، وكذا في مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ٢ر٣٢ رقم: ٣٠١ رشيدية) والله تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۸/ ربیع الاول/ ۱۴۴۴ھ

15/ اکتوبر/ 2022ء

الجامعة الأشرفية

دار الإفتاء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

15-10-2022